مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط

جناب خلیق انجم صاحب اُستاذ شعبۂ اردو۔ کروڑی مل کالج۔ دلی

(۷)

مکتوب سی و دوم

ہم بخیریت ہیں۔ تم شریعت کے التزام اور طریقت کے اشغال میں مصروف رہو۔ لوگوں سے خاکساری اور بے نفسی سے ملو۔ کیونکہ کمالِ نفس نیستی میں ہے اور ہستی صرف خدا کے لئے مسلّم ہے، عالموں اور فقیروں کی صحبت کو لازم کر لو۔ دنیا کے مکروہات پر صبر کرو کہ مومنوں کے لئے دنیا زنداں ہے اور راحت کا وعدہ بشرطِ ایمان آخرت میں ہے۔ اور خدا کی عطا کی ہوئی کم و بیش نعمتوں پر شکر ادا کرو۔ اپنی بدخلقی سے پیروں کو بدنام نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی (تمہارے) طریقہ پر رجوع ہوتا ہے تو اُس سے خدمت لینی کی بجائے اس کی خدمت کرنی چاہیئے۔ ہاں اگر وہ اپنی محبت کے غلبہ سے خود خدمت کرے تو بات دوسری ہے۔ جہاں کہیں بھی رہو خدا کو یاد رکھو اور پیرانِ طریقہ کی محبت میں ڈوبے رہو۔ میاں محمد انوار بُرے حالوں اب پھر تمہارے پاس آرہے ہیں۔ حتی المقدوران کی مدارات کرنا (تم کو) معلوم ہے کہ دنیا میں خدا کے طالب بہت کم ہیں۔ اگر کوئی آئے تو اُسے خدا کا نام سکھاؤ کہ اس کا بہت اجر ہے۔

مکتوب سی و نہم

خدا ہمارے صاحب کو دنیا کے مکروہات سے محفوظ اور کونین کے مرغوبات سے محظوظ رکھے۔ آپ کے اخلاقِ کریمہ نے فقیر پر جادو کر دیا ہے اور دل پر محبت کا غلبہ انتہا کو پہنچ گیا ہے۔

کردی نگہے سوئیم سیران تو گر دیدم ۔۔۔ اے کاش نمیدیدی ای کاش نمی دیدم

تو نے میری طرف ایک نگاہ کی اور میں تیرا میران بن گیا۔ ای کاش تو مجھے نہ دیکھتا، ای کاش میں تجھے نہ دیکھتا

مشکل یہ ہے کہ ہم دونوں کے سفر کرنے میں بہت سے موانع ہیں، اُس طرف شغلِ ملک داری ہے اور اِس

طرف کمزوری اور ناتوانی کا غلبہ۔ خدا دو دلوں کی فریاد کو پہنچے تاکہ ملاقات میسّر ہو۔ اگر مراسلت کی رسم جاری رہے تو غنیمت ہے کیونکہ یہ نصف ملاقات کے برابر ہے۔ خدا آپکو طویل عمر اور زندگی کا عیش و آرام عطا کرے۔

مکتوب سی وہفتم

تمہاری مستورہ کے دل پر توجّہ کا جو اثر ظاہر ہوا تھا (جو تم نے شروع میں لکھا تھا) معلوم ہوا۔ اس کے بعد توجّہ دینے کا اتفاق نہیں ہوا۔ کیوں کہ فقیر میں نسیان بہت زیادہ ہے اور کوئی یاد نہیں رہتا۔ بہرحال ہم نے اس عفیفہ کی خاک میں پاک تخم بو دیئے ہیں، وقت آنے پر سرسبز ہوجائیں گے۔ چاہیئے کہ وہ برخوردار ظاہر میں شریعت کی پابندی اور باطن میں ذکرِ طریقہ میں مشغول رہے کہ دونوں جہان کی فلاح کا انحصار اسی کام پر ہے۔ اور آپ کو بھی چاہیئے کہ ذکرِ قلبی کے پابند رہیں۔ اور شریعت کا التزام رکھیں اور ہمیشہ مشائخ کی محبت اور شغلِ باطن کو واجب جانیں، نااہل لوگوں اور نامناسب کاموں سے احتراز لازمی سمجھیں، اہل دین اور اہل شرع مشائخ کی خدمت کو غنیمت سمجھیں اور جو کچھ اپنے اور اہلیہ کے شاہجہاں آباد آنے کے بارے میں لکھا ہے۔ اگر (یہاں) امن رہے تو یہ ارادہ مبارک ہے۔ تمہارے پہنچنے تک فقیر انشاء اللہ تعالےٰ نماز کے بعد ایک دو گھڑی دن چڑھے تک حلقہ سے پہلے تمہاری مستورہ کو توجہ دیگا چاہیئے کہ ہر روز فیضِ باطن کے منتظر و متوقع ہوکر نماز کے بعد اپنا چہرہ اس طرف کرکے بیٹھیں۔ کیونکہ اس عفیفہ (جو ہمارے بیٹے کی طرح ہے) نے فقیر کے دل میں تاثیر پیدا کردی ہے، وہ بہت استعداد رکھتی ہے۔ اور جب توجّہ ہوگی تو ترقی معلوم ہوجائے گی۔ اللہ تعالےٰ جہاں کہیں رکھے خوش و خرّم اور محفوظ رکھے اور تمہاری محبّت ہم پر ثابت رہے۔ مولوی غلام یحییٰ کی وفات کے داغ کا مرہم نہیں۔

مکتوب چہل ویکم

الحمد للہ علیٰ نوالہ و سبحانہ و تعالےٰ (اللہ کا شکر ہے اس کی نعمتوں پر اور پاک و بزرگ ہے اس کی ذات) کہ تم کو مصیبت سے بچالیا۔ موجودہ بادشاہ سے جو تم نے توسل کیا ہے اس کا انجام اچھا نہیں ہے اور ان دنیاداروں کا مفصّل حال ہم کو ریا طنوں کو کیسے معلوم ہو۔ اگر ہو تو اس کا لکھنا موجبِ فساد ہے اتنا بھی کبھی تمہاری خاطر لکھتا ہوں۔ جیسا آپ نے لکھا ہے میاں عظیم الدین اس سے زیادہ خوبیوں کے

مالک ہیں ۔ رسم طریقہ سے قطع نظر فقیر نے ان کو دیکھ بھال کر درست بنایا ہے ۔ خواہ دینوی معاملہ ہو یا دینا ہی وہ ہر میدان کا بہادر ہے، خدا اس کو زندہ رکھے اور اسے اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ اگرچہ ہمارا اُن حدود میں آنا طریقہ کی ترویج کے لئے ہے کیونکہ اس شہر ویران میں طالب طریقہ نہیں رہے اور اس جگہ بہت ہیں، تم ہمارا مدار اور غمگسار ہو ۔ اگر تم اُس جگہ نہ ہو گے تو مجھے وحشت ہوگی ۔ ہر چند تمہارے لڑکے اور رفیق خدمت کرتے ہیں لیکن تم ایسے بے نظیر ہو کہ تمہارا کوئی قائم مقام نہیں ہو سکتا ۔ اس شہر میں فتوح عنقا کی طرح ناپید اور قرض کیمیا کی طرح نایاب ہے ۔ بہر حال وقت کے تقاضے کے مطابق جو کچھ کرنا ہو جلد کرنا چاہیئے ۔ یا جلد اطلاع دینی چاہیئے تاکہ سیر و سفر کی خلش دل سے دور کر دی جائے اور حضرت مولوی ثناء اللہ صاحب کی دلجوئی کو ضروری سمجھو وہ فقیر کی یادگار ہیں ۔

مکتوب چہل و دوم

میری جان سلامت رہو ۔ اس مُدتِ مفارقت میں تمہارے دو خط ملے ۔ اور حرزِ جان ہوئے ۔ اس کمزور جسم میں تازہ روح آگئی ۔ بہر حال فقیر کے حقوق اور (تم سے) تعلقات کے باوجود تمہاری بدمعاملگی اور اوضاع میں تبدیلیوں کا بیان طویل ہے، فقیر کے مناسب حال سوائے دعا، معافی اور دُعا کے کچھ نہیں ہے، دیکھئے انتظار ہمارے ساتھ کیا کرتا ہے ۔ تم کو خدا کے سپرد کر دیا ہے اور تم بھی ہمیں خدا کو سونپ دو ۔ نجیب آباد کے سفر اور سنبھل کے دوستوں، بھائی بند، اعمام، والدین، صاحبان، انصاری، اور حضرت مولوی صاحب کے حالات لکھو، ہر صبح نماز کے بعد فقیر کی طرف توجہ کر کے بیٹھا کرو، میں بلا ناغہ توجہ دیتا ہوں، کسی اور سے توجہ نہ لینا اور والدین کی اطاعت کو فرض سمجھو ۔ بزرگوں سے تعلقات اور اپنی معیشت کے حالات لکھو، اگر دل صاف ہو تو شوقِ ملاقات چھپا نہیں رہتا ۔ تمہارے دین و دنیا کا خدا حافظ ہے ۔ خدا زیادہ عمر اور زندگی کا لطف دے ۔

چہل و سیوم

مخدوما فقیر کو مردے سے زیادہ تصور نہیں کرنا چاہیئے (مردہ) سلام کرنے میں سبقت نہیں کر سکتا لیکن حدیث صحیح یہ ہے کہ سلام کا جواب دے سکتا ہے، آپ سنیں یا نہیں، اب جبکہ آپ نے مراسلت کی رسم

کو تازہ کیا ہے۔ فقیر بھی خود کو دوستی کی رسم میں قاصر نہیں رکھے گا اور صحبت کے حقوق فراموش نہیں کرے گا۔ دبستانِ تحقیق کے اس بے سواد میں کتاب کی تصنیف کی استعداد نہیں ہے۔ دوستوں نے شریعت اور طریقت کے بعض مسائل پوچھے تھے۔ ان کے جواب مکاتیب کے طور پر لکھے ہیں۔ عزیزوں نے ان کو فراہم کیا ہے، اُن کے بعض اجزا علیحدہ سے بھیجے جا رہے ہیں، خدا کرے کہ قبول ہوں۔ ہربز علی خاں جو فقیر کے بھائی اور بیٹے کی طرح ہے، اچھے خاندان سے اور اوصافِ حمیدہ کا مالک ہے (اس) نے کسی کام سے پیلی بھیت کا قصد کیا ہے۔ اُس شہر کے لوگوں سے اُس کی جان پہچان نہیں ہے۔ اگر میرے خط کے وسیلے سے آپ کی خدمت میں پہونچے۔ تو آپ اُس پر مہربانی کریں اور جو عنایت اور کرم اُس کے حال پر ہوگا، وہ بعینہٖ میرے حال پر ہوگا۔ بعض اسباب سے ہماری ملاقات جو مشکل نظر آتی ہے، خدا اُسے آسان کر دے وللہ حسن الطاف خفیّہ (اللہ کے بہت سے الطاف چھپے ہوئے بھی ہوتے ہیں) مجلس میں فیض اٹھانے والے سلام قبول فرمائیں۔

مکتوب چہل و پنجم

تمہارے حال پر ہمارا اشتیاق اور شفقت ویسی ہی ہے جیسی کہ تھی۔ خاطر جمع رکھو۔ میر اسداللہ صاحب جو ہمارے تمہارے پیر زادے ہیں، بیوی بچوں کے ساتھ بغیر کسی معاش کے اس شہر میں پہنچے ہیں۔ اپنی استطاعت اور توفیق کے مطابق ان کی خدمت غنیمت سمجھو، خدا تم کو دشمنوں پر منصور اور دوستوں میں مسرور رکھے، تمہاری تمہاری نیاز پہونچی اور وقت پر پہونچی۔ آباد رہو۔ خدا قبول کرے۔ خط بھیجنے سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ نصف ملاقات ہوتی ہے۔ جہاں کہیں بھی رہو خدا کو یاد رکھو (مجھ میں) کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ خدا خاتمہ بالخیر کرے

چہل و ہفتم

صاحب من برخوردار عزیز اللہ اپنی والدہ کے ساتھ قیدِ فرنگ میں ہے۔ اس ملاقات کا آرزومند ہے اور عبید خاں کسی کی بات نہیں سنتا۔ فقیر اور اُس کے درمیان کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ مدت ہوئی کہ اپنی جائداد کی طرف چلا گیا۔ یہاں اُس کی کوئی خبر نہیں ہے۔ فقیر کوئی تدبیر اور اُس کی والدہ کو یہاں بلانے سے معذور ہے۔ شاید دعا سے یہ مشکل حل ہو جائے، دعا سے دریغ نہیں کروں گا۔ وہ مستورہ ایسی مصیبت میں مبتلا ہے کہ تحریر

میں نہیں آسکتا۔ اگر اپنے اختیار میں ہوتا تو اُسے خود لاتا تاکہ تم تک پہونچا دیتا۔

مکتوب چہل و ہشتم

معلوم ہے کہ بھائی اپنے ہاتھ سے خط نہیں لکھتے۔ لکھنے والے سے جو (یہ خط) لکھتا ہے، کہدیں کہ گھاپٹا لقب (حقائق و معارف آگاہ) چھوڑ دے۔ کیونکہ ہمارے اور آپ کے تعلقات میں ان الفاظ کی گنجائش نہیں ہے اور وہاں کے لوگوں کا سلیقۂ تحریر معلوم ہے۔ بے مزہ تکلف کو دخل نہ دیں۔ آئندہ اس طرح لکھیں کہ میرا جنبی کی طرف سے مرزا جانجاناں مطالعہ کریں۔ اور اس کے بعد مطلب لکھیں۔ لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ میر مجو صاحب خواجہ احرار قدس اللہ سرہم کے فرزندوں میں اور فقیر کے پیرزادے اور قریبی عزیز ہیں۔ اور میرے لئے فرزند کی جگہ ہیں۔ ہمیشہ خاطر جمعی کے ساتھ رہے ہیں۔ اب زمانے کی گردش سے (انھوں نے) پورب کا قصد کیا ہے، آپ کی خدمت میں پہنچیں گے۔ اُن کی آمد کو غنیمت جانئے اور مقدور بھر اُن کے روزگار اور معاش کی تلاش میں توجہ کیجئے۔

مکتوب چہل و نہم

یارانِ طریقہ کو خدا اپنی یاد میں مشغول اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں مستغرق رکھے۔ حامل رقعہ محمد شاہ یارانِ حلقہ میں سے ہے۔ اس نے کسب کمال کر لیا ہے۔ اگرچہ بظاہر علم و فضل سے خالی ہے۔ لیکن اس کا باطن طریقے کے نور سے معمور ہے۔ بیوی بچوں کے ہوتے ہوئے روزگار کا کوئی ذریعہ نہیں رکھتا۔ چاہتا ہے کہ اُس حدود میں سکونت اختیار کرے۔ اگر آپ کی کوششوں سے اس علاقے کے سرداروں سے کچھ وجہ معاش ہو جائے جس میں وہ بیوی بچوں اور اپنا گزارہ کر سکے۔ تو یہ اجر عظیم کا سبب بھی ہے اور فقیروں کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی۔ صاحبزادہ عالی قدر میاں مرید حسین صاحب حضرت مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی کی اولاد میں سے ہیں، اُن کی خدمت اور اُن کے معاش کے وظیفہ کی کوشش بزرگوں کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ بہت زیادہ علائق کے باوجود علاقۂ روزگار اور وجہ معیشت نہیں رکھتے کسی تقریب سے متعلقین کے ساتھ شاہجہانپور میں ہیں۔ فقیر کے پہونچنے تک یارانِ طریقہ جو پیلی بھیت میں ہیں مولوی عبدالرزاق سے رجوع کریں۔ کیونکہ (وہ) ظاہر اور باطن میں لیاقتِ ارشاد اور تعلیمِ طریقہ رکھتے ہیں۔ اُن کی صحبت کو غنیمت جانیں اور اُن عزیزوں کی صحبت کو بھی

غنیمت جانیں، جنھوں نے فقیر سے استفادہ کیا ہے اور اجازت حاصل کرلی ہے۔ اُن کی صحبت فائدے سے خالی نہیں ہے۔ لیکن بزرگی کے لئے بہت سے مصالح درکار ہیں۔ اگر فقیر کسی شخص کے حق میں سفارش رکھے تو اپنی طاقت کے مطابق اس کام میں کوشش کریں کہ آپ کے لئے فائدہ مند ہوگا اور جہاں تک موثر ہونے کا تعلق ہے، یہ قسمت کی بات ہے۔ والسّلام

مکتوب پنجاہم

شریعت اور طریقت کی ترویج کے کام کے علاوہ زندگی سے کچھ اور مقصود نہیں ہے اور فقیر کو برادرانِ طریقہ نسبتی بھائیوں کی طرح عزیز ہیں حق تعالےٰ ہمیں اور آپ کو اتباعِ سنت میں استقامت دے۔ باعثِ تحریر یہ ہے کہ کافرانِ سکھ (خدا انہیں ذلیل کرے) کے ظلم وستم سے سہرند کا متبرک شہر ویران ہوگیا ہے اور بزرگوں کے مزارات شہید ہوگئے ہیں۔ اور صاحبزادے شہر شہر آوارہ پھر رہے ہیں۔ ایک جماعت نے اس طرف کا قصد کیا ہے۔ خاص طور پر میر اسد اللہ صاحب تشریف لارہے ہیں۔ جو فقیر سے بہت خصوصیت رکھتے ہیں۔ اگرچہ اس شہر اور اہلِ شہر کا حال مخفی نہیں ہے لیکن اس ضرورت سے لکھ رہا ہوں کہ اہلِ طریقہ کو ہاتھ اور زبان کے مقدور بھر کوئی کسر نہیں چھوڑنی چاہیئے۔ خاص طور پر ایسے وقت میں جب کہ ان بزرگوں کو غارتگری اور جلاوطنی کا صدمہ پہونچا ہو۔ والسّلام،

مکتوب پنجاہ ویکم

میاں محمد اکبر یارانِ طریقہ میں سے ہیں (وہ) کسی تقریب سے اس جگہ پہنچے ہیں۔ اُن کا آدھا مقصد پورا ہوچکا ہے۔ اگر آپ سے توجہ کی درخواست کریں تو ضرور دیجئے اور جو دنیا کے کام ہیں اُن میں کوشش کیجئے۔ جہاں تک ممکن ہو کلمۃ الخیر سے دریغ نہ کیجئے۔ فقیر کے لئے خاتمہ بالخیر کی دعا کو لازمی سمجھیں۔ کیونکہ موت کا وقت قریب آگیا ہے۔ عمر اُسّی سے تجاوز کرگئی ہے۔ ملاقات کی توقع نہیں کیونکہ مجھ میں طاقت سیر وسفر نہیں اور نہ آپ کو فرصت۔ والسّلام۔

(باقی)